اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنا



مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

مُفتی مُحمّد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

www.FaizAhmedOwaisi.com

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمُ

ہم اَہلِ سنت اذان سے قبل یا بعد ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ'' پڑھتے ہیں اس میں کسی قسم کی شرعی قباحت نہیں اگر کسی کے پاس اِس کی شرعی قباحت کا ثبوت ہوتو پیش کرے صرف چونکہ، چنانچہ، اگر مگر سے نہیں بلکہ شریعت کی تصریحات سے ورنہ ہم سمجھیں گے کہ ''محمد بن عبدالوہاب نجدی'' کی سنت کو زندہ کرنا مطلوب ہے کہ اُس نے ایک مؤذن کو قتل کرادیا تھا جس نے اذان کے بعد درودشریف پڑھا۔ورنہ ہم نے اس مسئلہ کو دلائل سے بیان کیا ہے اِسے غور اور انصاف اور محض مسلمان ہوکر پڑھئے اگر دلائل سے مسئلہ کی تحقیق شرعاً صحیح ہے تو جی بھر کر پڑھئے ورنہ دوسروں کو تونہ روکئے۔

فقط والسلام

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور

17صفر المظفر 1395ھ

☆......☆......☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمُ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ آج کل اَہلِ سنت کی مساجد میں عموماً اذان سے پہلے مؤذن بلند آواز سے ''اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ'' پڑھتے ہیں۔اس پر دیوبندی، وہابی فرقہ کو مندرج وجوہ سے اعتراض ہے۔

(1) بدعت ہے یہاں تک کہ اَہلِ سنت کے امام اور اسی صدی کے مجدد مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے زمانہ تک بھی اس کا رواج نہیں تھابلکہ ابھی چند سال ہوئے اِس کا رواج پڑا ہے۔

(2) عباداتِ معینہ میں اضافہ ہے مثلاً چاررکعت کے ساتھ پانچویں رکعت ملانا یادورکعت کے ساتھ تیسری رکعت کا اضافہ حرام اور اَشَد حرام ہے۔اسی طرح یہ اذان بھی ایک معینہ عبادت اور اِس کے مخصوص کلمات ہیں اِسی لئے اِس پر درود کا اضافہ کس طرح جائزہوسکتا ہے۔

(3) جس فعل کا کسی زمانہ میں رواج پڑھ جاتاہے آنے والی نسل کو التزاماً کرنا پڑے گااور وہ اِسے اذان کا جز سمجھے گی اس طرح شرعی اَمر میں ایک ناجائز اضافہ ہو گا جس کا گناہ دورِ حاضرہ کے اَہلِ سنت کے علماء اور عوام کے سر ہوگاغیرہ وغیرہ۔

الجواب

بیدہ ازمۃ التحقیق والصواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمُ

تمهيد

قبل از تحقیق چند ضروری باتیں ذہن نشین ہونی چاہئیں۔

(1) اَہلِ سنت اور وہابیوں دیوبندیوں کا اختلاف عوام کے لئے حیران کُن ہے اور یہ ہمارے تمہارے مٹانے کا نہیں حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آکر مٹائیں گے۔

(2) جسے دین سے معمولی تعلق ہے وہ جانتا ہے کہ اَہلِ سنت عشقِ مصطفی ﷺ سے سرشار ہیں اور وہابی دیوبندی اس نعمت سے محروم ہیں۔ اَہلِ سنت جس مسئلہ کو دائرہِ شرع میں رہ کر عشقِ نبوی ﷺ سے شروع کرتے ہیں وہابی دیوبندی چونکہ عشقِ نبوی ﷺ سے فارغ ہیں اس لئے بدعت کی آڑ دے کر برسرِ پیکار ہوجاتے ہیں۔اگرچہ عشقِ نبوی ﷺ کے غیر متعلق ہزاروں بدعات کے خو د بھی مرتکب ہوتے ہیں بلکہ اُنہیں عین اسلام مانتے ہیں چنانچہ تفصیل آئندہ چل کر عرض کروں گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ

(3) جن اُمور کو بدعت بدعت کی رَٹ لگاتے ہیں پھر سیاسی طور پر یا غرضِ دنیوی اور طَمَع نفسانی(نفسانی خواہشات) کے تحت اُس کے عامل بھی ہوتے ہیں مثلاً ''میلادالنبی ﷺ'' بہئیت کذائیہ اِن کے نزدیک حرام ہے لیکن میلا د شریف کے لئے بلاؤ تو فوراً تشریف لائیں گے اسی طرح سلام و قیام اِن کے نزدیک بدعت ہے لیکن شامل ہوجائیں گے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بھاگتے نہیں پھرمزاراتِ اولیاءِ کرام کی آمدنی تو اِن کے

نزدیک ''لَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ''(معاذ اللہ)سے کم نہیں مگر اب محکمہ اوقاف کی تمام سیٹیں ایسی سنبھالی ہیں کہ گویا مزارات کے حقیقی متولّی بھی یہی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

(4) اعمال کا دارومدار نیت پر ہے [1] کوئی عمل ایسے حرام اور ناجائز نہیں ہوجاتا جب تک اُس میں نیت اور قَصَد (ارادہ)داخل نہ ہو فتویٰ اِسی نیت اور قَصَد پر مُرَتّب ہوگا جس کی ترجمان زبان ہے لیکن یہ حضرات رجالاً بالغیب کے طور پرہمارے متعلق بے پَر کی اُڑاتے رہتے ہیں مثلاً ہمیں کہتے ہیں کہ یہ مزارات کوسجدہ کرتے ہیں اور اَہلِ مزارات کو مستقل طور پر مشکل کُشا اورحاجت روا وغیرہ وغیر مانتے ہیں حالانکہ ہم مزارات کے سجدہ کو حرام سمجھتے ہیں ہمارے امامِ برحق اسی صدی کے مجدد سیّدنا شاہ احمد رضاخاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ نے صرف اسی موضوع پر ایک رسالہ''الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیہ''تحریر فرمایا ہے اور ہم بفضلہٖ تعالیٰ انبیاء واولیاء کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے حوائج(حاجات) و ضروریات کے لئے وسیلۂ عظمٰی مانتے ہیں جس کے متعلق ہماری سینکڑوں تحریریں موجود ہیں ان اِفتراء پردازوں(بہتان طراز) کے لئے ہم کچھ نہیں کہتے سوائے اِس کے کہ اِنہیں ارشادِ باری سنا دیں کہ''اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ''ترجمہ:بے شک جھوٹ کا افتراء بے ایمان لوگوں کا کام ہے۔(پارہ14، سورۂ النحل، آیت105)۔

(5) بدگمانی کرنا حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ زاِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ''۔(پارہ26، سورۂ الحجرات، آیت 12)

ترجمہ:اے ایمان والوں بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتاہے۔

اوراَہلِ باطن کا کُلیہ (اٹل فیصلہ)ہے کہ''ان الظن الخبیث ینبت من القلب الخبیث''۔

یعنی بے شک بدگمانی خبیث قلب سے پیدا ہوتی ہے۔

(6) ہر نو ایجاد عمل بدعت نہیں بلکہ وہ قول و فعل عملِ بدعت ہے جو شریعتِ مطہرہ کا مقابلہ کرے اور اِسی کے اِرتکاب سے کوئی مُطَہَّرہ سُنت مِٹ جائے بلکہ جس عمل سے دین کو فائدہ پہنچے وہ اگرچہ جس زمانہ میں ایجاد ہو تو اُس نو ایجاد فعل (بدعتِ حسنہ)سے ثواب ملتا ہے جیسے مسجد کے محراب(بہیئتِ کذائیہ)بدعتِ حسنہ ہے لیکن اُسے نہ حرام کہا جاتاہے نہ بدعت بلکہ ہر مسجد میں بنایا جاتاہے اور بنانا ثواب ہے۔اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ ''تحفۃ الاریب فی بدعات المحاریب''پڑھئے۔

(7) جو قرآنی حکم مُطلَق یا عام ہو اُسے محض اپنے قیاس سے مُقَیَّد نہیں کیا جاسکتااور نہ ہی اُسے زمانہ یا وقت کا پابند کیا جاسکتا ہے جب تک کہ اُس کے لئے دلیلِ شرعی نہ ہو۔

(8) اُمورِ شرعیہ میں کسی قسم کا اضافہ اُس وقت ناجائز ہے جب کہ اِسی اضافہ کو واجب اور ضروری سمجھا جائے یا مُتَعَیَّنہ (متعین کئے ہوئے)اُمور کی ہیئت تبدیل کی جائے یا اُس کے تعین میں کمی بیشی کی جائے ورنہ بطریقِ اِسۡتِحۡباب اور بلا تغیر اُمورِ متعینہ ہر طرح کا اضافہ جائز ہے۔ہزار وں مثالیں فقیر نے اپنی کتاب ''العصمۃ عن البدعۃ''میں بیان کی ہیں۔

[1]) إِنَّمَا الۡأَعۡمَالُ بِالنِّيَّاتِ (صحيح البخاري. 3/1. الحديث1. دار ابن كثير. سنة النشر: 1414ھ/1993م)

(9) شریعتِ مُطہَّرہ کا قانون ہے کہ دین کو جب بھی ضرورت پڑے بوجہ ٔضرورت فعل کا اضافہ جائز ہے خیر القرون ہو یا قرونِ ثلاثہ کے بعد مثلاً خیر القرون میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس تراویح پر ایک امام کے پیچھے قرآن سننے کا اہتمام فرمایا تو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کی اذان کا اضافہ فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تدوین وترتیبِ حدیث کے علاوہ مساجد کے محراب بنوائے، حجاج بن یوسف نے قرآن پاک کے تیس پاروں پر۱۱۴ سورتوں کو منقسم کیا، صدیوں بعد فقہاءِ کرام نے تثْوِیب(صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو دفعہ 'حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح، کہنا۔) کا اضافہ کیا، نماز میں زبان سے نیت کرنے کی بدعت نکالی وغیرہ وغیرہ اِس کی تفصیل فقیر کی کتاب ''العصمة عن البدعة'' میں ہے۔

(10) ہر مباح مسئلہ پر قرآن وحدیث کی دلیل طلب کرنا گمراہوں کی نشانی ہے ورنہ اسلام کا حکم یہ ہے کہ مسئلہ کے انکار کرنے والے کو انکار کی دلیل پیش کرنا ضروری ہے چنانچہ فقہاء کرام نے ضابطہ بتایا

'' اَلْأَصْلُ فِي الْأَشْيَاءِ الْإِبَاحَةُ ''[2]

(1) یعنی تمام اشیاء ہمارے لئے مباح ہیں۔پھر جس شئے کو کوئی حرام کہے گا تو اُس کے حرام یا ناجائز ہونے کے لئے دلیل اُس پر لازم ہے نہ ہمارے اُوپر جتنے ہمارے مسائل ومراسم ومعمولات ہیں اکثر اِسی قاعدہ پر چلتے ہیں۔عوام پر لازم ہے کہ جس مسئلہ کو وہابی دیوبندی حرام یا ناجائز کہتے ہیں اُن سے دلیل مانگیں مثلاً یہی ''صلوٰۃ وسلام ''جو ہم پڑھتے ہیں اُسے جو ناجائز کہتا ہے اُس پر لازم ہے کہ کوئی آیت وحدیث دکھائے ورنہ خداعزوجل اور رسول ﷺ نہیں روکتے تو اب یہ کون ہیں روکنے والے؟ اِن قواعد و ضوابط کے بعد اِس مسئلہ کے متعلق ہمارا مؤقف سنئے۔

ہمارامؤقف: اذان کے کلمات میں کسی طرح کا اضافہ حرام ہے نہ پہلے نہ بعد کو نہ درمیان میں البتہ اگر کوئی اذان سے پہلے کوئی الفاظ کسی وجہ سے بڑھاتا ہے جنہیں نہ وہ واجب سمجھتا نہ سنت نہ اُنہیں اذان کا جز مانتا ہے تو کوئی حرج نہیں مثلاً کوئی شخص اذان سے پہلے بسم اللّٰہ شریف پڑھے یا کوئی اور کلمات پڑھ کر اذان پڑھے تو کون سا سر پھرا ہے جو اُسے حرام کہے خواہ بسم اللّٰہ کو زور سے پڑھے یا آہستہ اِلتزاماً پڑھے یا کبھی کبھی اسی طرح درود شریف سمجھئے۔ جیسے برکت کی خاطر ہر کام سے پہلے بسم اللّٰہ شریف کے متعلق روایت ہے ایسے ہی درود شریف کے متعلق بھی مطلقاً روایتیں ملتی ہیں۔پھر کیا وجہ ہے کہ وہابی دیوبندی بسم اللّٰہ شریف پڑھنے کے لئے تو نہیں چونکتا لیکن اگر کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو چیختا ہے کہ یہ بدعت ہے حرام ہے وغیرہ وغیرہ۔معلوم ہوتاہے کہ اِسے اِس درود سے کوئی جلن ہے اور وہ کیوں ان شاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر عرض کروں گا۔

درود شریف کا پڑھنا کسی وقت ممنوع نہیں: اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کا وقت مقرر فرمایا ہے ۔درود شریف ایک ایسی عبادت ہے کہ جب پڑھو جہاں پڑھو جس طرح پڑھو ہر طرح سے مقبول و محبوب ہے البتہ چند اوقات اور مقامات کو محدثین کرام نے مستثنیٰ فرمایا ہے وہ بھی شانِ رسالت کے پیش نظر ہیں۔پیشاب پاخانہ کے وقت، صحبت کے وقت، اشیاء فروخت کی بولی لگانے کے وقت، ٹھوکر کھا کر، جانور ذبح کرنے کے وقت، چھینک کے وقت اور تلاوتِ قرآن کے درمیان آپ ﷺ کا اِسم گرامی آنے پر۔

---

[2] (الأشباه والنظائر، باب هل الاصل فى الاشياء الا باحة او الحظر او التوقيف، 6/1، دار الكتب العلمية)

اب دیوبندیوں وہابیوں پر فرض ہے کہ وہ اذان سے قبل درود شریف کی ممانعت کی وجہ بتائیں۔ہمارا چیلنج ہے کہ وہ نہ بتاسکتے ہیں اور نہ بتانے کا اِن کا طریقہ ہے وہ توصرف بدعت کے عاشق ہیں اور ایسے کسی مسٔلہ کو بدعت کہہ دینے سے وہ مسٔلہ بدعت نہیں ہوجاتا ہے جب تک شرعی دلیل نہ ہو۔

بفضلہٖ تعالیٰ ہمارے پاس دلیل ہے کہ اذان سےپہلے مطلقاً درودشریف پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے اور بہئیتِ کذائیہ نہ سہی مسجد میں داخل ہونے سے قبل درود شریف پڑھنے کا ثبوت حضوراکرم ﷺ سے ملتا ہے چنانچہ مروی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے او ر نکلتے وقت بھی ''بسم اللّٰہ اللھم صل علیٰ محمد'' کہنا آپ ﷺ کا معمول تھا۔ [3] (نسیم الریاض،مواہب لدنیہ، زرقانی وغیرہ وغیرہ)۔

الحمد للہ سنی مسلمان اذان سے پہلے بسم اللّٰہ شریف بھی پڑھتاہے اور درودشریف بھی وہ دونوں عمل مسجد میں داخلہ سے پہلے ہوتے ہیں۔اس لئے کہ ہمارے نزدیک مسجد سے باہر اذان کہنا ضروری ہے جو اندر دیتے ہیں وہ اُن کی غلطی ہے۔اب روایتِ مذکور میں اذان کی قید کے قَطع نظر درودشریف پڑھنا ثابت ہوا اور ''اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' بھی درودشریف ہے چنانچہ اس کی تحقیق ہدیۂ ناظرین ہوگی۔ان شاء اللہ تعالیٰ

قبلِ اذان صلوٰۃ وسلام کی ضرورت کیوں؟ بہت سے کمزور مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ قبلِ اذان صلوٰۃ وسلام ضدسے پڑھا جاتاہے اگر کوئی ضد سے پڑھتا ہے تو اُس کی غلطی ہے ورنہ اِس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً آپ نے دیکھا ہوگا کہ لاؤ ڈ اسپیکر کو درستی اور خرابی معلوم کرنے کے لئے لوگ کہا کرتے ہیں ''ہیلو ہیلو'' یا کہتے ہیں ''ون، ٹو، تھری'' وغیرہ پھر مساجد میں اِن کا رواج بلکہ اب تو مساجد کا لازمی جُز سمجھا جارہاہے تو ہمارے اَہلِ سنت (جنہیں اسلام کا حقیقی درد اور انگریز بدبخت سے ازلی دشمنی ہے) کوگوارانہ ہوا اُنہوں نے انگریزی الفاظ کو مٹاکر ''درودشریف'' ورد کیا تاکہ لاوڈاسپیکر کی نبض کا پتہ بھی چل جائے اور عشقِ مصطفی ﷺ کا حق ادا ہوجائے اور اِسلام کا بھی بول بالا اور پھر درودشریف پڑھنے پروہ ہزاروں فوائد وفضائل بھی نصیب ہوں جنہیں فقیر ابھی عرض کرتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اور چونکہ یارلوگوں (وہابیوں،دیوبندیوں) کو انگریز سے پیار اور نبی پاک ﷺ سے عداوت ہے اسی لئے صرف بدعت کی آڑ میں شور مچایا کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا بدعت ہے حالانکہ لاوڈ اسپیکر کے متعلق معلوم کرنا ہے پھونک یاٹھونگا مار کر یا وہی انگریز ی الفاظ بول کر پھر کیوں نہ ہو کہ درود شریف پڑھاجائے کہ جس سے ہزاروں سعادتیں نصیب ہوں اور مطلب بھی پورا ہو۔

دوسری وجہ: یہ اپنے مقام پر مُسَلَّم ہے کہ ہم اَہلِ سنت کے نزدیک وہابیوں دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اُن کے اکابر لکھ گئے ہیں کہ اُن کی ہم اَہلِ سنت بریلویوں کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے اور ظاہر ہے کہ عموماً وہابی دیوبندی چوری چھپے سُنی بن کر پیٹ کا دھندا کیا کرتے ہیں اور ایسے ہی عوام کو امتیاز نہیں ہوتا کہ اَہلِ حق کی اذان ہے یا اَہلِ زاغ کی تو ہم نے ''درودشریف'' حق وباطل کی امتیاز کے لئے پڑھا اِس سے ایک طرف پیٹ کا دھندا کرنے والا ہماری مساجد کا اِمام نہیں بن سکتا دوسری طرف ہمارے عوام کی نمازیں ضائع نہیں جاسکتیں۔

---

[3] (نسیم الریاض في شرح شفاء القاضي عیاض،القسم الأول في تعظیم العلي الأعظم لقدر النبي صلي اللہ علیہ وسلم ،222/4،دار الکتب العلمیة)

(المواھب اللدنیة بالمنح المحمدیة، [مواطن الصلاة علی النبي صلي اللہ علیہ وسلم] ، ومنھا: عند دخول المسجد والخروج منه ،671/2،المکتبة التوفیقیة، القاھرة مصر)

شریعت کا قاعدہ اور تیسری وجہ: شرعِ مطہرہ نے قاعدہ اور ضابطہ قائم کیا ہے کہ جہاں مختلف مذاہب کا اِلْتِبَاس (ایک چیز پر دوسری کا شبہ) ہو تو وہاں اپنے شعار کو نمایاں کرو چنانچہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ میں نصرانیوں، یہودیوں سے اسلامی لوگوں کا امتیاز پگڑی وغیرہ سے کرایا، پگڑی باندھنا فرضِ عین نہیں لیکن نصرانیوں، یہودیوں کو علیحدہ رکھنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پگڑی اسلام کا شعار بنادیا ہم نے وہابیوں دیوبندیوں سے اپنی نمازوں اور مساجد کو دور رکھنے کے لئے صلوٰۃ وسلام کو شعار بنایا ہے۔

بلکہ ضروری: خود دیوبندیوں نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں لکھا ہے کہ ہندوؤں کی ضد میں گائے کی قربانی زیادہ ضروری ہے تاکہ اسلام کی شوکت میں اضافہ ہو یہاں تک کہ " ہفت روزہ شہاب"میں حضرت مولانا محمد یعقوب اَہلِ سنت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق گائے کے جلوس کی ایک عجیب و غریب داستان لکھی ہے جسے فقیر نے اپنی کتاب"تذکرۂ علمائے اہلِ سنت"میں لکھا ہے۔

اب جب کہ یہ لوگ "اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کے دشمن ہیں توہمارا فرض ہوگیا ہے کہ اِن کے اِس غلط طریقے کو مٹانے کے لئے ہروقت پڑھیں اور بالخصوص جس ہیئت سے روکیں ہم اُس ہیئت سے پڑھیں تاکہ شوکتِ اسلام کا بول بولا اور بدبختوں کا منہ کالا ہو۔

وجوہ مذکورۂ بالا سے عوام کے ذہنوں سے یہ بات علیحدہ کردینی چاہیے کہ اذان سے پہلے اب درود شریف کا رواج کیوں ہوا حالانکہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ شرعِ مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ احکامِ شرعیہ کی ہیئت کذائیہ ضرورتِ زمانہ کے مطابق تبدیل ہوتی ہے۔حضرت امام شامی قدس سرہٗ نے دلائل سے ثابت کیا ہے " تبدل الأحکام بتبدل الأزمان "اور مخالفین کا زُعَم(گُمان) ٹوٹ گیا کہ اذان سے پہلے یہ ہیئتِ کذائیہ درودشریف بدعت ہے ہم نے عرض کیا کہ ضرورت کے تحت جائز ہے اِسے شرع مطہرہ سے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ثواب درود شریف کے فوائد وفضائل بھی ذہن نشین فرمایئے تاکہ منکر بدقسمت کسی طریق سے غلط فہمی میں مبتلا نہ کردے۔حضوراکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے فوائداتنے بے شمار ہیں کہ حدوشمار سے باہر ہیں ان کا ضَبْط(قلمبند) ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ان میں بعض کو علماء ومحدثین نے اپنی تصانیف میں ذکر کیا ہے جنہیں فقیر نہایت اِختصار کے ساتھ عرض کئے دیتا ہے تاکہ مُنْصِف مزاج کو حقیقت تک پہنچنے اور اتنی بڑی سعادت حاصل کرنے میں آسانی ہو۔

فوائدِ درود شریف

(1) سب سے بڑا اور اہم فائدہ تویہ ہوتاہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری حاصل ہوجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اوراُس کے فرشتوں کے ساتھ درود بھیجنے میں اُس کو مُوَافَقَت نصیب ہوجاتی ہے۔

(2) اُس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتاہے، دس درجے بلند ہوتے ہیں، نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس برائیاں محو کردی جاتی ہیں۔

(3) اُس کی دعا قبول ہوتی ہے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت لازمی ہوجاتی ہے۔

(4) قیامت میں اُسے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا قرب حاصل ہوگا اور اس ہولناک دن میں حضوراکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُس کے جملہ اُمور کے متولی ہوجائیں گے۔

(5) اُس کے تمام اُمور وحاجات اور مُہِمات(دُشواریوں) کے لئے درود شریف کفایت کرے گا۔

(6) کثرت سے درود شریف پڑھنے والے سے سختیاں ٹل جاتی ہیں، خوف دور ہوجاتاہےاور بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے۔ [4]

(7) رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے حضوراکرم ﷺ اُس سے محبت فرماتے ہیں۔

(8) مُہتَمِم (اہتمام کرنے والا) آدمی بری الذمہ ہوجاتاہے، دشمنوں پر غلبہ اور فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

(9) اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے ملائکہ اُس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔

(10) اعمال اورمال ودولت دونوں کی تَطہِیر (پاکیزگی) ہوجاتی ہے اور اُس میں اضافہ ہوتاہے۔

(11) دل کی تَطہِیر (پاکیزگی) ہوکر اُس میں نیک خیال اور جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ بھلائی کی توفیق ملتی ہے، بدی سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور بُرے اعمال چھوٹ جاتے ہیں، دنیا وآخرت میں رُشد و ہدایت حاصل ہوتی ہے۔

(12) فارغ البالی (خوش حالی) اور تمام کاموں میں برکت ہوتی ہے اور یہ نعمت وبرکت اُس کے مال واسباب اور اولاد در اولاد حتی کہ چوتھی پُشت تک کو حاصل ہوتی ہے۔

(13) طُمانیتِ قلب (اطمینانِ قلب) حاصل ہوتی ہے، سَکَراتِ موت (موت کی تکلیف) آسان ہوجاتی ہے۔

(14) روزگار اور معیشت کی تنگی دور ہوجاتی ہے اور دنیا کے مُہلِکات (ہلاک کرنے والے اُمور) سے خلاصی نصیب ہوتی ہے۔

(15) بھولی ہوئی بات اِس کی برکت سے یاد آجاتی ہے، فقروفاقہ اِس کی برکت سے جاتارہتاہے۔

(16) اقسام ِ بخل وجفا اور ہلاکت کی بددعا سے محفوظ ہوجاتاہے۔

(17) درودشریف کی مجلسوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

(18) درودشریف کی کثرت سے حضوراکرم ﷺ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور اِس سے مزید شوق واُلفت پیدا ہوتی ہے اور آپ ﷺ کے محاسنِ شریفہ دل میں داخل ہوتے اور کثرتِ برکت سے آنکھ میں متخیل ہوجاتے (سماجاتے) ہیں بشرطیکہ کامل توجہ اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھے۔

(19) درودشریف کی برکت سے مسلمانوں میں باہمی اُلفت ومحبت پیدا ہوتی ہے۔

(20) درودشریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں گناہ درج کرنے سے فرشتے تین دن تک رُکے رہتے ہیں۔

(21) فرشتے درودشریف پڑھنے والے کی غیبت سے لوگوں کو باز رکھتے ہیں۔

(22) درودشریف پڑھنے والا قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سایہ تلے ہو گا اُس دن کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔

(23) درودشریف میں ذکر وشکرِ الٰہی بھی شامل ہے اِس سے معرفت ِ حق اور اقرارِ حق نصیب ہوتاہے۔

(24) درود شریف پڑھنے کا ایک عظیم اور کامل فائدہ یہ ہے کہ اُس کا نام حضوراکرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوتاہے۔

(25) اور ان فوائد وثمرات میں سب سے بڑا فائدہ اور فضیلت یہ ہے کہ درود وسلام پیش کرنے والے کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بنفسِ نفیس جواب سے مشرف فرماتے ہیں۔

---

[4]) مؤذن کے دیگر اوقات کے علاوہ ہر اذان میں صلوٰۃ وسلام تین بار پڑھا جاتاہے بلاناغہ کم از کم پندرہ بار ہوجاتاہے اور عرفِ شرع میں یہ عدد بھی کثرت میں شامل ہے۔ اُویسی غفرلہ

فقیر اُویسی عرض کرتا ہے،

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآءِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

یعنی میرے مولیٰ درود اور سلام ہمیشہ ہمیشہ بھیج اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام مخلوق میں افضل وبرتر ہیں۔

ناظرین: غور فرمایئے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے کتنے فوائد نصیب ہوئے لیکن وہ بدقسمت کتنا بدبخت ہے جو صرف بدعت کی آڑ میں نہ خود پڑھتا ہے نہ دوسروں کو پڑھنے دیتا ہے اور پھر شرعی رُکاوٹ بھی کوئی نہیں۔یہ صرف اِسی تعصب اور گروہ بندی کی کارفرمائی ہے ورنہ جسے عشقِ مصطفی ﷺ نصیب ہے وہ اِس طرح کی ہیرا پھیری نہیں کرتا۔اس لئے کہ **عاشقانِ را بدلیل چه کار** (عُشاق کو دلیل سے کیا مطلب) لیکن باوجود اس کے ہمارے ہاں دلیل نہیں دلائلِ ساطعہ ہیں۔صرف بُرہان نہیں براہینِ قاطعہ ہیں پھر خوش قسمتی یہ بھی ہے کہ درود شریف والے کو مندرجہ ذیل مژدۂ بہار بھی سنایا گیا ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتا ہے اُس کو خواب اور بیداری میں حضوراکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت میسر آتی ہے۔

خوب شد: بفضلہٖ تعالیٰ اذان سے پہلے ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه''کا ورد ہم اَہلِ سنت کو نصیب ہوا اور اِس کی برکت سے ہزاروں کو دولتِ دیدارِ حبیبِ کردگار ﷺ سے نوازا گیاچنانچہ ہماری مسجد سیرانی شریف کے مؤذن ''صوفی محمد بخش حلوائی''کو خواب میں سرکارِ کونین ﷺ کی زیارت کاشرف ملا تو اِسی ''صلوۃ وسلام'' کی برکت سے۔ایک دفعہ فقیر نے خواب میں دیکھا کہ ایک دربار پُروقار میں مؤذنین کو حاضری کا موقعہ دیا جارہاہے۔کسی نے وہابیوں غیر مقلدوں کے ظہیر ماسٹر کو پیش کرنا چاہا تو حکم ہو اُسے آنے کی اجازت نہیں۔پھر صوفی صاحب موصوف کی باری آئی تو اُنہیں دربار کے اندر جانے کا شرف ملا یہ صرف اسی لئے کہ اذان کے بعد اور کبھی پہلے بھی ''صلوٰۃ وسلام''درد بھرے لہجہ میں پڑھتے ہیں۔

درودشریف کے فضائل: جب ثابت ہوگیا اورہم آگے وضاحت سے ثابت کریں گے کہ''اَلصَّلٰوۃُ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه'' بھی درود ہے تو پھر اِس کے فضائل بھی ذہن نشین ضروری ہیں ممکن ہے کسی کی قسمت بیدار ہواگرچہ درود شریف کے فضائل اَن گِنَت ہیں چند ایک ملاحظہ ہوں۔

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضوراکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے۔[5] (مسلم)

(2) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضوراکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے سامنے میرا نام لیا جائے اُسے چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پردس مرتبہ درود بھیجے گا، اس کی دس خطائیں معاف فرمائے گا اور اُس کے دس درجے بلند کرے گا۔[6]

---

[5] (صحيح مسلم ، كتاب الصلاة ، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، 306/1، 616۔(408)، دار إحياء الكتب العربية)

(سنن الترمذي ، أبواب الوتر ، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ، 356/2، الحديث 485، دار الكتب العلمية)

[6] (مسند الإمام أحمد ، باقي مسند المكثرين ، مسند أنس بن مالك رضي الله عنه، 102/3، الحديث 11587، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

(مسند الإمام أحمد ، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنهما، 3/2، الحديث 27863 ، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

(احمد وغیرہ)

(3) حضورِاکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مجھ پر سو دفعہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی پیشانی پر "بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ"[7] (یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بَری ہے اور جہنم سے بھی آزاد ہے) لکھ دیتاہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اُس کا حشر فرمائے گا۔

(4) حضورِاکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت میں وہی شخص مجھ سے زیادہ قریب ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔[8] (ترمذی)

(5) حضورِاکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ قبر میں ابتداً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔[9]

(فضائل درود)

(6) حضرت اِبن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت کے سلام مجھے پہنچاتے رہتے ہیں۔[10] (نسائی وغیرہ)

(7) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضورِاکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہاکرو تمہارا درود بلاشک میرے پاس پہنچتا رہتاہے۔[11] (ترغیب)

(8) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک ایسے فرشتے کی تقرری فرمار کھی ہے جسے تمام مخلوق کی بات سننے (سمجھنے) کی قدرت و قوت عطا فرمائی ہے پس جو شخص بھی (کسی زبان میں) قیامت تک مجھ پر درود بھیجے گا وہ فرشتہ مجھے اُس کا درود یوں پہنچائے گا کہ فلاں ابن فلاں نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔(اوکما قال)[12] (ترغیب)

(9) حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِاکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جہاں پر درود پڑھتا ہے میں اُس کو خود سنتا ہوں۔[13]

(جلاء الافہام لابن القیم)

(10) دلائل الخیرات شریف میں ہے کہ اَہلِ محبت کا درود شریف میں خود سنتا ہوں اور غیروں کا درود پہنچایا جاتاہے۔[14]

فائدہ: یہ تو ظاہر ہے کہ مومن ہی محبت سے پڑھتا ہے جسے محبت نہیں وہ مومن ہی نہیں اور غیر وہی ہے جسے محبت نہیں پھر پہنچایا جانا بھی آپ کے اعزاز کے لئے ہے ورنہ بارگاہِ حق میں بھی اعمال پہنچائے جاتے ہیں اس لئے یہ کوئی نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ خود نہیں سنتا اس لئے ہم

---

[7] (المعجم الأوسط، باب الميم، من اسمه محمد، 116/8، الحديث: 7231، مكتبة المعارف، سنة النشر: 1405ھ/1985م)

[8] (سنن الترمذي، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، 355/2، الحديث 484، دار الكتب العلمية)

[9] (فضائلِ درود از محمد زکریا کاندھلوی، ص 19، مدینہ پبلشنگ کمپنی، مشہور محل، میکلور روڈ، کراچی)

[10] (سنن النسائي، كتاب السهو، باب السلام على النبي صلى الله عليه وسلم، 43/3، الحديث: 1282، مكتب المطبوعات الإسلامية، سنة النشر: 1414ھ/1994م)

[11] (الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر والدعاء، الترغيب في إكثار الصلاة علي النبي، 326/2، الحديث: 2571، دار الكتب العلمية–بيروت، الطبعة: الأولى، 1417)

[12] (الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر والدعاء، الترغيب في إكثار الصلاة علي النبي، 326/2، الحديث: 2574، دار الكتب العلمية–بيروت، الطبعة: الأولى، 1417)

[13] (جلاء الافهام، الفصل الأول، فصل وأما حديث أبي الدرداء رضي الله عنه، ص127، دار العروبة الكويت الطبعة: الثانية، 1407-1987)

[14] (دلائل الخيرات، ص16، دار الفكر بيروت، 2017)

خوش قسمت ہیں کہ ہمارا درود شریف حضوراکرم ﷺ خود سنتے ہیں اور اس میں یعنی درود شریف کے سننے میں کوئی اِشکال(دُشواری) نہیں۔
اُویسی غفرلہ عرض کرتا ہے،

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآءِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

یعنی میرے مولیٰ درود اور سلام ہمیشہ ہمیشہ بھیج ،اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام مخلوق میں افضل وبرتر ہیں۔

(11) "مواہب لدنیہ"میں ایک روایت منقول ہے کہ قیامت کے دن وزنِ اعمال کے وقت ایک مومن کی نیکیاں کم پڑجائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سرِانگشت برابر نکال کر پلڑے میں رکھ دیں گے تو نیکی کا پلڑا بھاری ہوجائے گا۔ اُس مومن کے اِستِعجاب (تعجب)پر حضور اکرم ﷺ فرمائیں گے میں تیرا ہی ہوں اور یہ تیرا درود ہے جو تونے مجھ پر بھیجا تھا آج تیری ضرورت کے وقت میں نے اِسے ادا کردیا۔[15](خصائص کبریٰ)

فائدہ: اس حدیث شریف پر غور کیجئے کہ بندۂ خدا کو دوزخ سے بہشت کا مستحق کس نے بنایا درود شریف نے بنایا اور وہ پرچہ کا بوجھ نہیں بلکہ درودشریف کی برکت تھی جو اسے بہشت میں لے گئی۔

(12) حدیث کی روشنی سے حضوراکرم ﷺ پر درودشریف پڑھنا صدقہ کے قائم مقام ہوجاتاہے[16] اس لئے وہ غریب مسلمان جو راہِ خدا میں صدقہ کی اِستطاعت نہیں رکھتے درود شریف کا ورد کرکے یہ اَجر و ثواب بھی حاصل کرسکتے ہیں۔

حرفِ آخر: اِن فوائد و فضائل کے پیشِ نظر ایک مسلمان اگر اذان سے پہلے درود شریف پڑھے اور اُسے شرعِ مُطَّہَرہ کی طرف سے مُمانعت نہیں پھر ایک بدبخت اُسے روکنے کی کوشش کرے بتایئے اُس بدبخت کی نیت میں فرق ہے یا نہیں ضرور اُس کی نیت میں شبہ ہے۔ قَطعِ نظر مذکورہ بالا دلائل کے خود قرآنِ کریم سے بھی اذان سے پہلے درود شریف کی ممانعت کے بجائے اجازت کا پہلو نکلتا ہے چنانچہ آیت"صلوٰۃ" کو پڑھئے اور پھر غور کیجئے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓءِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo(پارہ 22، سورہ الاحزاب، آیت 56)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والواُن پر درود اورخوب سلام بھیجو۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے۔مسلمان اِس حکمِ الٰہی کی تعمیل"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ"پڑھ کر کرتے ہیں "صَلُّوْا"کے حکم کی تعمیل میں "اَلصَّلٰوۃُ"اور"سَلِّمُوْا"کی تعمیل میں " السَّلَامُ "اور"عَلَیْہِ"کی تعمیل" عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ "ہے گویا "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ"اِس حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔

فائدہ: آیت کریمہ میں اَہلِ ایمان کو درود شریف پڑھنے کا حکم ہے لیکن نہ وقت کی پابندی اور نہ ہی مخصوص الفاظ کا حکم اور نہ ہی کسی اور قید سے مُقَیَّد۔

جب آیت میں حکم مطلق ہے تو پھر یہ کون لگتے ہیں چودہویں صدی میں آیت کو مقید کرنے والے کہ فلاں وقت پڑھو اور فلاں وقت نہ پڑھو مثلاً اذان سے پہلے نہ پڑھو اور بعد کو نہ پڑھو، پھر کبھی کہتے ہیں سلام وقیام میں کھڑے ہوکر نہ پڑھو اور کبھی یہ رُکاوٹ کہ جنازہ

---

[15] (الخصائص الکبری. قسم الکرامات. باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بفضیلۃ الصلاۃ علیہ. 457/2.دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[16] (المستدرک علی الصحیحین. کتاب الأطعمۃ. زکاۃ المسلم المعدم الصلاۃ علی النبی. 179/5. الحدیث7257.دار المعرفۃ. سنۃ النشر: 1418ھ/1998م)

کے آگے صلوٰۃ وسلام(نعت خوانی)وغیرہ نہ پڑھو، کبھی یہ شرارت کہ نماز کے بعد نہ پڑھو وغیرہ وغیرہ اور یہ کبھی فساد پھیلایا جاتاہے کہ یہ درود نہ پڑھو وہ الفاظ نہ بڑھاؤ یہ نہ بڑھاؤ وغیرہ وغیرہ۔حالانکہ عموماً آیت کے بعد کہیں تخصیص ہوتی ہے تواُس کے لئے بہت بڑے قواعد وضوابط متعین ہیں اور وہ بھی مجتہدین اپنے دور میں مقرر کرگئے۔ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام نہیں کہ جسے منہ میں جو کچھ آئے کہہ دے مثلاً نماز کا حکم قرآنِ مجید میں مطلق فرمایا''وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ''اب جن اوقات میں جن لوگوں کو روکا گیا ہے یا اِس میں قیود وتعین ہے تو اُس کے قواعد و ضوابط اور اُصول قائم ہوئے جن میں ہر شخص اُن کا پابند ہے اب اگر کوئی اُن اُصول اور قواعد وضوابط کومدِ نظر رکھ کر ثواب کی خاطر اوقاتِ مخصوصہ سے پہلے یا بعد کو نوافل پڑھے تو کوئی سرپھرا کہے یہ نوافل ناجائز ہیں اِس لئے اِن نوافل کا وجود نہ خیر القرون میں ہے اور نہ قرونِ ثلاثہ میں کے نہ اُس کے بعدنہ آج تک کسی نے پڑھے۔اُس روکنے والے کو شریعت کے بھی جوتے پڑیں گے او ر عوام کے بھی لیکن افسوس ہے کہ درود شریف کے لئے اللہ تعالیٰ نے''صَلُّوْا وَ سَلِّمُوْا''مطلقاًفرمایا اِس ارشادِ گرامی کے لئے بھی قیود و تعین شرعی کے اُصول وقواعدو ضوابط مقرر فرمائے جو کہ اُصولِ فقہ و اُصول حدیث وتفسیر میں مذکور ہیں۔جس طرح ''وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ''کے عموم کے بعد نفل دوگانہ سے روکنے والے کو شرعی جوتے پڑیں گے اسی طرح "صلوٰۃ وسلام"سے روکنے والے کو بھی جوتے پڑنے چاہئیں لیکن کب؟ قیامت میں۔ اور اب (آزادی کا دور ہے) دراصل اِن کے روکنے کا سبب اِس لئے نہیں کہ اِنہیں دین کا درد ہے بلکہ اِس کی وجہ کچھ اور ہے جسے فقیر آگے چل کر عرض کریگا۔ان شاء اللہ۔

اعتراضات:مُنصِف مزاج کے لئے مذکورہ دلائل کافی ہیں لیکن پھر بھی تمامِ حجت پرمنکرین کے اعتراضات کے جوابات بھی ضروری ہیں۔ منکرین کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ یہ بدعت ہے اس کا جواب پہلے بھی دیاگیا ہے اوراس پر فقیر کی مستقل کتاب''العصمۃ من البدعۃ''کا مطالعہ بھی ضروری ہے خلاصہ یہ کہ نفسِ درودشریف میں تو کوئی انکار نہیں باقی ہیئتِ کذائیہ کی وجہ سے درود شریف بدعت نہیں ہوگیا اور ہیئتِ کذائیہ بھی شرعاً جائز ہے جس کا بیان گذر چکا ہے۔دوسرا اعتراض یہ ہے کہ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ''درود شریف نہیں بلکہ یہ الفاظ بھی بدعت ہیں اِس کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ''بھی درود ہے مخالفین کی عادت ہے کہ نہ قرآن مانتے ہیں اور نہ احادیث یعنی اِن کی تاویلیں کرکے اپنی منواتے ہیں فقیر کا تجربہ ہے کہ اگر اِنہیں اپنے اکابر کی عبارات دکھائی جائیں تو پھر بھی مانتے اگر چہ نہیں لیکن حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔اِن کے اکابر کی عبارات یہ ہیں

(1) حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب"انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کے صفحہ 124" پر فرماتے ہیں :

بعدہ فریضۂ نمازبایدا و بگزار وچوں سلام وہدیہ را وفتحیہ خو اندن مشغول شود کہ ازتبرکات انفاس ہزاروچہار صد ولی کامل جمع شدہ است وفتح ہریک ازان وکلمہ بودہ است ہرکہ ازسرحضور ملازمت نماید برکت وصفائی آن مشاہدہ خواہد نمود واز ولایت ہزار وچہارصدولی نصیب یا بد۔ [17]

[17] (انتباہ فی سلال اولیاء اللہ از شیخ عبدالحق محدث دھلوی، ص124، عباسی کتب خانہ جونامار کیٹ، کاراچی ۲)

یعنی پھر صبح کے فرض پڑھے جب سلام پھیرے اورادِ فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہوجائے کہ وہ ایک ہزار چارسوولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے او ر فتح ہر ایک ولی کی اِس کے ایک ایک کلمہ سے ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ اِس کا پڑھنا اپنے اُوپر لازم کرلے اِس کی برکت وصفائی کا مشاہدہ کرے گا اور چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا اور فیضیاب ہوگا۔

اوراسی کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اورادِ فتحیہ وہ وظائف کا مجموعہ ہے کہ جب سید علی امیر کبیر ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں اُن کو حضوراکرم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضوراکرم ﷺ نے اُن کو اورادِ فتحیہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ [18]

شاہ صاحب کے ارشاد سے دوباتیں ثابت ہوئیں۔

(1) جو شخص ہر روز اورادِ فتحیہ کا پڑھنا اپنے اُوپر لازم کرلے وہ چود ہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا اور اِس کی برکتوں کا مشاہدہ کرے گا۔

(2) حضوراکرم ﷺ نے حضرت سید علی امیر کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس اورادِ فتحیہ کے پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔اِس اورادفتحیہ میں یہ درودشریف بھی ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ — اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن — اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن — اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامُ الْمُتَّقِیْن

فائدہ: غور فرمایئے اگر اِس درود شریف کا پڑھنا شرک ہوتا تو کیا حضوراکرم ﷺ نے حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی کو شرک کرنے کا حکم دیا تھا؟اور کیا شاہ ولی اللہ صاحب شرک کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں؟ جو فرماتے ہیں کہ اِس کے پڑھنے والے کو چودہ سواولیاء اللہ کی ولایت سے حصہ ملے گا۔

کیا حضوراکرم ﷺ اور شاہ ولی اللہ صاحب کو شرک کا علم نہیں تھا ؟جو یہ پڑھنے کا دے رہے ہیں یا آج کل کے یہ لوگ اِن سے زیاد ہ علم رکھتے ہیں؟(معاذاللہ)

پیر چہ میگوید: مخالفین کو علمی اعتبار سے شاہ صاحب پر اعتماد ہے اور پیری مریدی کا تعلق حاجی امداد اللہ سے رکھتے ہیں۔

(2) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند او ر مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ دیوبندی مولویوں کے پیرو مرشد ہیں اور جن کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی نے''امداد المشتاق''میں لکھا ہے کہ وہ اس زمانہ میں اللہ کی حُجت ہیں۔ [19]

وہ حاجی صاحب اپنی کتاب''ضیاء القلوب کے صفحہ 83''پر فرماتے ہیں کہ جس کو حضوراکرم ﷺ کی زیارتِ مبارک کاشوق ہووہ

[18] ایضاً

[19] (امدادالمشتاق الی اشرف الاخلاق از اشرف علی تھانوی، ص7،مکتبہ امداد اللہ مھاجر مکی، محلہ خانقاہ دیوبند)

بعد نمازِ عشاء باطہارت کامل وجامۂ نو واستعمال خوشبو بادب تمام روبسوئے مدینہ منورہ بنشیند وملتجی از جنابِ قدس حقیقت محمدی برائے حصولِ زیارت جمالِ مبارک ﷺ شود ودل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آں حضرت ﷺ بلباس بسیار سفید وعمامہ سبز وچہرہ منورمثل بدربرکرسی تصورکند و الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ راست، والصلوٰۃ والسلام علیک یانبی اللہ چپ، و الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ، درد دل ضرب کند ایں درود شریف را ہرقدر کہ توانیپے درپے تکرارکند۔۔۔ انشاء اللہ تعالیٰ بمطلوب خواہد رسید۔[20]

یعنی عشاء کے بعد پاک و صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگائے اور ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے اور بارگاہِ الٰہی میں حضور ﷺ کے جمال مبارک کی زیارت کی التجاکرے اور دل کو تمام خیالات و وَسَاوس سے خالی کرکے یہ تصور کرے کہ حضورپرنور ﷺ بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ'' اور بائیں طرف''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ'' اور دل پر ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ''کی ضربیں لگائے اور جس قدر ہوسکے اِس درود شریف کو پے در پے پڑھے اِنشاء اللہ تعالیٰ حضوراکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گا۔

(3) یہی حاجی امداد اللہ مہاجر صاحب فرماتے ہیں:

''اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' بصیغۂ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اِتّصال معنوی پر مبنی ہے''لہ الخلق والامر'' عالم امر مقید بہ جہت و طرف وقرب وبعد وغیرہ نہیں ہےپس اِس کے جواز میں شک نہیں ہے۔[21] (امداد المشتاق صفحہ 59مرتبہ تھانوی)

فائدہ: تمام دیوبندیوں کے پیرومرشد تو فرمارہے ہیں کہ اِس درود شریف کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور جو حضوراکرم ﷺ کو حاظر و ناظر جان کر اِس درود شریف کو پڑھے اُس کو حضوراکرم ﷺ کی زیارت ہوجائے گی لیکن مرید کہتے ہیں کہ شرک ہے۔طریقت میں وہ مُرید نہیں مَرید (نافرمان) کہا جاتاہے۔

غورفرمایئے کہ اگر یہ درود پڑھنا شرک اور پڑھنے والا مشرک ہے تومشرک کو زیارت کیسی؟اور جو شرک و بدعت کو جائز قرار دے کر اُس کے کرنے کا حکم دے وہ کون ہوا؟

(4) دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشر ف علی تھانوی نے لکھا کہ

یوں جی چاہتاہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ'' [22]

(شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ، صفحہ18)

(5) دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا

---

[20] (ضیاء القلوب از امداد اللہ مھاجر مکی، طریق حصول زیارات جمال مبارک صلی اللہ علیہ وسلم، ص52، طبع احمدی لکھنؤبا اہتمام کمترین حسین مرزا مہتمم مطبع بار اول ماہ اپریل 1914ء)

[21] (امدادالمشتاق الی اشرف الاخلاق از اشرف علی تھانوی، ص60، مکتبہ امداد اللہ مھاجر مکی، محلہ خانقاہ دیوبند)

[22] (مواعظِ اشرفیہ / شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ الرحمۃ از اشرف علی تھانوی، ص142/14، مکتبہ تھانوی، دفتر رسالہ الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی ا)

چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ ''وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ''کو سخت منع کرتے ہیں اور اَہلِ حرمین پر سخت نَفرین(مَلامت) اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور اُن کا اِستہزا(مذاق) اُڑاتے ہیں اور کلماتِ ناشائستہ استعمال کرتے ہیں، حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اِس صورت اورجملہ درود شریف اگرچہ بصیغۂ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کواس کا اَمر(حکم) کرتے ہیں۔[23](الشہاب الثاقب، صفحہ 65)

(6) دیوبندیوں کے رأس المحدثین مولوی محمد زکریا شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور نے لکھا کہ

بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درودوسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے''اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ'' وغیرہ کے''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ. ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ'' اسی طرح آخیر تک اَلسَّلامُ کے ساتھ اَلصَّلٰوۃُ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔[24](فضائل درود شریف، صفحہ 28)

غیر مقلدین وھابی: مذکورہ بالا حوالہ جات دیوبندیوں کو غور سے پڑھنے چاہئیں اگرچہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے لیکن ہم اپنی ذمہ داری سے سَبُکدوش(بَری) ہوئے۔باقی رہے غیر مقلدوہابی وہ اُن سے بھی زیادہ ضدی اور ہٹ دھرم ہیں لیکن ہمارا کام ہے راہِ حق سب کو بتانا چنانچہ اُن کے لئے حوالہ جات مذکور میں سے اَوَّلُ الذِّکر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غور سے پڑھیں کیونکہ غیر مقلد وہابی اُن کو بھی اپنا مُسَلّم امام مانتے ہیں اور ذیل کا حوالہ حاضر ہے جسے دیوبندی یعنی گلابی وہابی اور غیر مقلدیعنی چٹے وہابی دونوں اپنا مُسَلّم پیشوا مانتے ہیں۔

(7) ابنِ قیم، اِبنِ تیمیہ کے شاگرد نے اپنی کتاب''جلاء الافھام''پر لکھا کہ ابو بکر بن عمر نے فرمایا کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا تو حضرت شبلی تشریف لائے ابو بکر بن مجاہد اُن کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے اور اُن کو سینہ سے لگایا اور اُن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

''فقلت له يا سيدي يفعل هذا بالشبلي وأنت وجميع من ببغداد يتصورونه أنه مجنون فقال لي فعلت به كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل به وذلك أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وقد أقبل الشبلي فقام إليه وقبل بين عينيه فقلت يا رسول الله أتفعل هذا بالشبلي فقال هذا يقرأ بعد صلاته {لقد جاءكم رسول من أنفسكم} التوبة 128 إلى آخرها ويتبعها بالصلاة علي وفي رواية أنه لم يصل صلاة فريضة إلا ويقرأ خلفها {لقد جاءكم رسول من أنفسكم} إلى آخر السورة ويقول ثلاث مرات صلى الله عليك يا محمد''[25]

[23] (الشہاب الثاقب المسترق الکاذب از حسین احمد مدنی، ص65، میر محمد کُتب خانہ، آرام باغ، کراچی)

[24] (فضائلِ درود از محمد زکریا کاندھلوی، ص 28، مدینہ پبلشنگ کمپنی، مشھور محل، میکلور روڈ، کراچی)

[25] (جلاء الافھام، فصل العاشر ،فصل الموطن الخامس والثلاثون من مواطن الصلاة عليه،ص134، دار العروبة الكويت الطبعة: الثانية، 1407 - 1987)

یعنی تو میں نے عرض کیا اے میرے آقا آپ نے شبلی کے ساتھ یہ سلوک فرمایا ہے حالانکہ آپ اور سارے بغداد والے اُس کو دیوانہ تصور کرتے ہیں (ابو بکر بن مجاہد نے)فرمایا میں نے شبلی کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے جیساکہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اُس کے ساتھ کرتے دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت شبلی آئے اور حضور سیدِعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُن کے لئے کھڑے ہوگئے اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تومیں نے عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا یہ شبلی نماز کے بعد پڑھتا ہے ''لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ''آخر سورۃ تک اور پھر تین مرتبہ کہتا ہے''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد''اس وجہ سے ہم نے اِس پر شفقت فرمائی ہے۔

فائدہ: غور فرمایئے کہ ہر نماز کے بعد''لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ ''کے بعد''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد''پڑھنے والے حضرت شبلی پر حضوراکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیسی رحمت وشفقت فرمائی کہ اُن کے لئے قیام فرمایا اور اُن کو پیار سے بوسہ دیا اور اُن کو اپنے جمالِ مبارک کی زیارت سے مشرف فرمایا اگریہ درودشریف پڑھنا شرک وبدعت ہوتا تو کیا مشرک و بدعتی کو یہ شرف حاصل ہوسکتا ہے؟ہر گز نہیں! معلوم ہوا کہ یہ درود شریف پڑھنا شرک و بدعت نہیں ہے بلکہ اِس کے پڑھنے والے پر حضوراکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شفقت و رحمت فرماتے ہیں اور یہ بھی یادرہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد میں رہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو معلوم ہے کہ میرا فلاں غلام فلاں مقام پر یہ عمل کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

سوال: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ''کے عدم جواز کی دو وجہیں ہیں

(1) اِس میں عَلَیْکَ آتاہے اور وہ خطاب کا صیغہ ہے اور خطاب اُس کو کیا جاتا ہے جو سامنے موجود ہو اور سنتا ہو۔نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ توسامنے موجود ہیں اور نہ سنتے ہیں لہٰذا یہ شرک ہے۔

(2)اس میں یَا حرفِ ندا ہوتا ہے اور غیر اللہ کو ندا کرنا شرک ہے۔

جواب: اگر یہ شرک ہے تو پھر پانچوں وقت نماز میں بھی شرک ہوتاہے اور نماز پڑھنے والے سب مشرک ہیں کیونکہ ہر نماز میں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ''پڑھا جاتاہے اِس میں بھی تو حرفِ ندا اور خطاب کا صیغہ عَلَیْکَ موجود ہے لہٰذا جو لوگ اِس درود کو شرک کہتے ہیں اُن کو چاہیے کہ وہ نماز کو بھی شرک کہہ دیں۔

سوال: نماز میں تو حکایت کے طور پر پڑھاجاتاہے یعنی شبِ معراج اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یوں کہا پھر ہمیں نماز میں وہی الفاظ بطورِ نقل کے حکم دیاہے۔

جواب: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ''نماز میں پڑھنا محض حکایۃً نہیں بلکہ اِنْشَاء(ارادتًا) ہے یعنی نمازی کا اُس وقت یہ تصور ہو کہ میں اب حضوراکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سلام عرض کررہاہوں اور وہ میرے سامنے موجود ہیں۔اس پر فقیر نے رسالہ''رفع الحجاب عن تشھد اہل الحق واھل الغراب'' لکھا ہے اس سے چند حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) درمختار میں ہے کہ

" وَيَقْصِدُ بِأَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ مَعَانِيَهَا مُرَادَةً لَهُ عَلَى وَجْهِ الْإِنْشَاءِ كَأَنَّهُ يُحَيِّي اللّٰهَ تَعَالَى وَيُسَلِّمُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَى نَفْسِهِ وَأَوْلِيَائِهِ لَا الْإِخْبَارَ عَنْ ذَلِكَ ذَكَرَهُ فِي الْمُجْتَبَى "[26]

یعنی تشہد کے الفاظ سے اِس کے معنی اپنی مراد ہونے کا ارادہ کرے اِنْشَاء(ارادہ) کے طور پر گویا کہ نمازی اللہ کی تَحِیَّت(فرمانبرداری) کرتا ہے اور اُس کے نبی کریم ﷺ پر اور اُس کے اولیاء پر اور اپنے اُوپر سلام پیش کرتا ہے اخبار کا ارادہ نہ کرے۔

(۲)علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر یوں فرمایا:

"أَيْ لَا يَقْصِدُ الْإِخْبَارَ، وَالْحِكَايَةَ عَمَّا وَقَعَ فِي الْمِعْرَاجِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ "[27]

یعنی التحیات میں معراج کے اِس کلام کے قصہ کی نیت نہ کرے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور رب تعالیٰ اور ملائکہ کے درمیان ہوا۔

(3) حضرت شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَ وَبَرَکَاتُهُ" کے بیان میں فرماتے ہیں

نیز آں حضرت ہمیشه نصب العین مومنان وقرة العین عابدان ست درجمیع احوال واوقات خصوصا درحالت عبادات ونورانیت و انکشاف دریں محل بیشتر و قوی ترست وبعضے ازعرفاء قدس سرہم گفته اند ایں که خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیه است علیه الصلٰوة والسلام درذرا ئرموجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت درذوات مصلیان موجود حاضرست پس مصلی باید که ازیں معنی آگاه باشد وازیں شہود غافل نبود تابانوار قرب واسرار معرفت منورو فائزگردد۔[28]

یعنی حضور ﷺ مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں تمام حالتوں میں اور تمام وقتوں میں خصوصاً عبادات کی حالت میں کیونکہ اُس مقام میں نورانیت و انکشاف زیادہ قوی تر ہوتا ہے اِس لئے بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ حقیقتِ محمد یہ ﷺ موجودات کے ذرے ذرے اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے ہے پس حضوراکرم ﷺ نمازیوں کی ذات میں موجود ہیں نمازی کو چاہیے کہ اِس حقیقت سے آگاہ رہے اور اِس شہود سے غافل نہ ہوتا کہ نورِ معرفت کے اَسرار سے مُنَوَّر اور کامیاب ہوجائے۔

(4) حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ التحیات کے بیان میں فرماتے ہیں ،

"وأحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیه و سلم وشخصه الکریم وقل سلام علیک أیها النبی ورحمة اللہ وبرکاته ولیصدق أملک فی أنه یبلغه ویرد علیک ما هو أوفی منه"[29]

---

[26] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، 509/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1412ھ/1992م)

[27] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، 509/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1412ھ/1992م)

[28] (لمعات، 181/3، مطبوعہ شیش محل روڈ، لاہور)

[29] (احیاء العلوم الدین، کتاب اسرار و الصلاۃ و مهماتها، بیان تفصیل ما ینبغی أن یحضر فی القلب عند کل رکن وشرط من أعمال، 222/1، دار الکتب العلمیة)

یعنی کہ اے نمازی! التحیات میں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِیُّ'' پڑھنے کے وقت حضوراکرم ﷺ کو اپنے دل میں حاضر کرکے اور آپ ﷺ کی صورتِ مبارکہ کا تصوردل میں جما کر ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِیُّ'' عرض کر اور یقین جان کہ یہ سلام حضوراکرم ﷺ کو پہنچ رہاہے اور حضوراکرم ﷺ اِس کی جواب دانی اپنی شانِ کریمہ کے لائق فرماتے ہیں۔

(5) قطبِ ربانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

''سمعت سیدی علیا الخواص رحمه اللّٰه تعالیٰ یقول انما امر الشارع المصلی بالصلٰوۃ والسلام علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فی التشهد لینبه الغافلین فی جلوسهم بین یدی اللّٰه عزوجل علی شهود نبیهم فی تلک الحضرۃ فانه لایفارق حضرۃ اللّٰه تعالیٰ ابدا فیخاطبونه بالسلام مشافیة''[30]

یعنی میں نے اپنے سردار علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ کوفرماتے سنا کہ شارِع(علمائے شریعت) نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں اُنھیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں اس لئے کہ حضور کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ(براہِ راست) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرسلام عرض کریں۔

فائدہ:اس عبارت میں ''شهود نبیهم فی تلک الحضرۃ''(نبی کریم ﷺ کا بارگاہِ ایزدی میں جلوہ گر ہونا)اور ''فانه لایفارق حضرۃ اللّٰه تعالیٰ ابدا'' (نبی کریم ﷺ بارگاہِ الٰہی سے کسی وقت جدا نہیں ہوتے)اور ''فیخاطبونه بالسلام مشافیة''(نمازی بالمشافہ یعنی حضور ﷺ کے روبرو حضور ﷺ کو سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں)خاص طور پر قابلِ غور جملے ہیں یہ تینوں جملے اُس مقام پر مخالفین کے تمام شکوک وشبہات کا قلع قمع کررہے ہیں ایسے چمکتے ہوئے دلائل کے سامنے کسی کورِ باطن کا یہ کہنا کہ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِیُّ'' معاذ اللہ بعید غائب کو خطاب ہے حضور ﷺ کی محض خیالی صورت ہوتی ہے خود حضور بارگاہِ ایزدی میں حاضر نہیں ہوتے کیسی دیدۂ دلیری اور ہٹ دھرمی ہے۔

(6) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف''فتح الباری شرح صحیح بخاری'' میں حسب ذیلِ ایمان افروز عبارت میں ارقام فرمایا ہے:

''ویحتمل أن یقال علی طریق أهل العرفان إن المصلین لما استفتحوا باب الملکوت بالتحیات أذن لهم بالدخول فی حریم الحی الذی لا یموت فقرت أعینهم بالمناجاۃ فنبهوا علی أن ذلک بواسطة نبی الرحمة وبرکة متابعته فالتفتوا فإذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر فأقبلوا علیه قائلین السلام علیک أیها النبی ورحمة اللّٰه وبرکاته''[31]

یعنی اَہلِ عرفان کے طریقے پر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جب نمازیوں نے التحیات کے ساتھ ملکوت کا دروازہ کھلوایا تو انہیں حی لایموت کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔اُن کی آنکھیں فرحتِ مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں توانہیں اس بات پر تنبیہ کی گئی کہ بارگاہِ خداوندی میں جو اُنہیں یہ شرفِ باریابی حاصل ہوا ہے یہ سب نبی رحمت ﷺ کی برکتِ مُتابَعَت (اتباع)کے طفیل ہے نمازیوں نے اس حقیقت سے باخبر

---

[30] (المیزان الکبریٰ للشعرانی. باب صفة الصلوٰۃ.198/1. دار الکتب العلمیة)

[31] (فتح الباري شرح صحيح البخاري . أبواب صفة الصلاة / باب التشهد في الآخرة.362/2.الحديث:797.دار الريان للتراث.سنة النشر: 1407هـ/1986م)

ہو کر بارگاہِ خداوندی میں جو نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہیں یعنی دربارِ خداوندی میں نبی کریم ﷺ جلوہ گر ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کو دیکھتے ہی "اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" کہتے ہوئے حضوراکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔

یہی عبارت عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد6 صفحہ 111، مواہب اللدنیہ جلد2 صفحہ 22، زرقانی شرح مواہب جلد7 صفحہ 229، زرقانی شرح موطا امام مالک جلد1 صفحہ 170، فتح الملہم جلد2 صفحہ، سعایہ جلد2 صفحہ 227، اوجز المسالک جلد1 صفحہ 265 پر بھی بعینہٖ مرقوم ہے۔

مقامِ غور ہے کہ ان تمام محدثینِ کرام یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی وامام قسطلانی وامام بدر الدین عینی وامام زرقانی وحجۃ الاسلام امام محمد غزالی وشیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ حتیٰ کہ دیوبندیوں کے صاحبِ "فتح الملهم واوجز المسالک"[32] سب بیک زبان کہہ رہے ہیں کہ "فإذا الحبيب في حرم الحبيب حاضر" یعنی جب نمازی دربارِ الٰہی میں نظر اُٹھاتا ہے تو حبیب کو حرمِ حبیب میں حاضر پاتا ہے۔اور فوراً عرض کرتا ہے "اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ"۔

فائدہ: اُن کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ شبِ معراج یونہی ہوا اس لئے انور شاہ کاشمیری نے "العرف الشذی" میں لکھا کہ معراج والی مذکورہ بالا روایت صحیح نہیں۔[33]

چیلنج: فقیر دعویٰ سے کہتا ہے کہ اِس کے متعلق صحیح مرفوع حدیث کوئی مولوی وہابی پیش کرے تو منہ مانگا انعام پائے۔

یادرکھئے کہ ہماری تائید جس طرح دیوبندیوں کے اماموں نے کی ایسے ہی نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی تائید ہے چنانچہ لکھا کہ

نیز آں حضرت ہمیشه نصب العین مومنان وقرة العین عابدان ست درجمیع احوال واوقات خصوصا درحالت عبادات ونورانیت و انکشاف دریں محل بیشتر وقوی ترست وبعضے ازعرفاء قدس سرہم گفته اند ایں که خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیه است علیه الصلٰوة والسلام درذرا ئرموجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت درذوات مصلیان موجود حاضرست پس مصلی باید که ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تابانوارقرب واسرارمعرفت منوروفائزگرددآرے

دراه عشق مرحله قرب وبعد نیست   می بینمت عیاں دعا می فرسمت[34]

یعنی تمام احوال واوقات خصوصاً عبادات کی حالتوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنین کا نصب العین اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے ہیں، عبادات کے مواقع میں نورانیت اور انکشاف زیادہ قوی ہوتاہے، بعض عارفین قدس اسرارہم نے فرمایا کہ نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کاخطاب حقیقتِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوتاہے جو موجودات کے تمام ذرات اور ممکنات کے تمام افراد میں سرایت کئے ہوئے ہے لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازیوں کی ذات میں موجوداور حاضر ہوتے ہیں اس لیے نمازی کو اس حقیقت سے آگاہ رہنا چاہئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس موجودگی سے غافل نہ ہوتا کہ قُرب کے انوار اور معرفت کے اَسرار سے منور اور فائز ہوجائے۔

عشق کی راہ میں قرب و بعد کا مرحلہ نہیں ہے   میں آپ کو واضح طور پر دیکھ رہا ہوں اور دعا پیش کرتا ہوں

---

[32] (فتح الملهم بشرح صحيح الامام مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة علي النبي صلي الله عليه وسلم بعد التشهد، 321/1، دار احياء التراث العربي، بيروت لبنان)

[33] (العرف الشذي شرح سنن الترمذي لأنور شاه الكشميري، كتاب الصلاة، باب ما جاء في التشهد، 283/1، دار احياء التراث العربي، بيروت لبنان)

[34] (مسک الختام شرح بلوغ المرام، کتاب الصلوٰۃ، باب7: صفۃ الصلوٰۃ، 244/1، مطبع نظامی کانپور)

فائدہ: ان حوالہ جات سے صاحبِ انصاف غور فرمائے کہ منکر اور مخالف کو انکار کی گنجائش ہوسکتی ہے ہاں ضدی لاعلاج ہوتا ہے۔خلاصہ یہ کہ ہر طرح سے ثابت ہوگیا کہ یہ درود شریف ''اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ'' پڑھنا جائز ہے اور اس درود شریف کے پڑھنے کو کفر اور شرک کہنا گویا بیشمار مسلمانوں اور بزرگوں کو کافرو مشرک بنادینے کے مترادف ہے۔

سوال: یہ درود شریف منقول نہیں ہے فلہٰذا سوائے درود ِ ابراہیمی کے اور کوئی درود شریف پڑھنا جائز نہیں۔

جواب: منقول نہ ہونا عدمِ جواز کی دلیل نہیں بنتی دوسرا قرآن مجید جب حکم عام ہوتو پھر اُس کے عموم میں کسی خاص بات کی پابندی نہیں ہوتی مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اُدْعُوْنِیْ'' مجھ سے دعا مانگو اب ہم جن الفاظ سے اس سے دعا مانگیں جائز ہے کسی خاص لفظ کی پابندی نہ ہوگی۔ اسی طرح آیت میں ''صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا'' میں صلوٰۃ اور سلام عام ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ ہروہ درود شریف اورسلام جو شریعت میں منع نہیں وہ جائز ہے کیاکوئی ہے جو یہ ثابت کردے کہ حضور ﷺ نے اس درود شریف سے منع فرمایا ہے بلکہ اس کی تائید ملتی ہے چنانچہ چند حوالے ملاحظہ ہوں:

''(1) ابن ابی فدیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کے متعلق ملا علی قاری اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں) '' وثقه جماعة واحتج به أصحاب الكتب الستة '' فرماتے ہیں:

''سمعت بعض من أدركت "من العلماء والصلحاء" يقول: بلغناأنه مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ تعالى عليه وسلم فتلا ہذہ الآية {إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ} [الأحزاب: 56] وقال: صلی اللّٰہ تعالی علیک یا محمد، حَتَّى يَقُولُهَا سَبْعِينَ مَرَّةً، نَادَاهُ مَلَكٌ: صَلَّى اللّٰہ عليك يا فلان ولم تسقط له حاجة''[35]

یعنی میں نے بعض ائمہ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص حضوراکرم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہوکر یہ آیت پڑھے ''إِنَّ اللَّهَ وَمَلاءِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ'' آخر تک پھر ستر مرتبہ کہے ''صَلَی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَد'' توایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے شخص !اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور اُس کی تمام حاجتیں پوری کردی جاتی ہیں۔

(2) علامہ علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضوراکرم ﷺ جب کسی حاجت کے لئے صحرا وجنگل میں تشریف لے جاتے تو ''فلا يمر بحجر ولا شجر إلا قال الصلاة والسلام عليك يا رسول اللّٰہ''[36] توآپ جس پتھر یا درخت کے پاس سے بھی گزرتے تو وہ کہتا ''اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ''

(3) علامہ امام شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''والمنقول انهم كانوا يقولو ن فی تحيته الصلوٰة والسلام عليك يارسول اللّٰہ''[37]

---

[35] (شرح الشفا، فصل (في حكم زيارة قبره صلى الله عليه وسلم وفضيلة من زاره وسلم عليه، 152/2، دار الكتب العلمية –بيروت، الطبعة: الأولى، 1421 ھ)
(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، الفصل الثاني: في زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف، 200/12، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417ھ1996م)

[36] (السيرة الحلبية، باب سلام الحجر و الشجر عليه مبعثه، 320/1، دار الكتب العلميه)

[37] (نسيم الرياض شرح شفاء القاضي عياض، باب حكم صلاة على النبي صلى الله عليه وسلم ، 18/1، دار الكتب العلميه)

یعنی منقول ہے کہ صحابہ کرام دربارِ رسالت میں تحیت پیش کرتے ہوئے یوں کہتے تھے "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"۔

(4) علامہ امام محمد بن عبدالباقی المالکی الزرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"لأنه لا يحفظ عن أحد من الصحابة أنه خاطب النبی صلى الله عليه وسلم فقال يارسول اللّٰه صلى اللّٰه عليك"[38]

یعنی کہ بیشک طرق متعددہ سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت صلوٰۃ کے الفاظ یوں کہتی تھی "یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیک"

(5) بیہقی شریف میں ہے صحابہ کرام نے عرض کیا:

" يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِي صَلَاتِنَا ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ "[39]

یعنی یارسول اللہ! ہم اپنی نمازوں پر آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجیں؟آپ پر اللہ کی صلوۃ ہوتو آپ ﷺ نے فرمایا کہو"اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ"

فائدہ: حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ نماز میں درودِ ابراہیمی پڑھنے کی تعلیم ہے اور دوسرا یہ کہ صحابہ کرام کے بھی نماز کے علاوہ الفاظ صلوٰۃ یہ ہوتے تھے "یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْکَ"

(6) امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی کہ میرا جنازہ حضورﷺ کے روضۂ اطہر پر لے جانا اور عرض کرنا یارسول اللہ!آپ کا یارِ غار ابو بکر صدیق حاضر ہے چنانچہ آپ کا جنازہ روضۂ اقدس پر لایا گیا تو صحابہ کرام میں الفاظ"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ"سلام عرض کرکے کہا یارسول اللہ ﷺ یہ ابو بکر دروازے پر حاضر ہیں فوراً دروازہ خود بخود کھل گیا اور قبر شریف سے آواز آئی

"أَدْخِلُوا الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ"[40]

یعنی حبیب کو حبیب کے پاس لے آوَ۔

ان روایات سے بھی معلوم ہوا کہ حضوراکرمﷺ کے ظاہری زمانۂ پاک میں بھی بصیغہ خطاب و ندا صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا لہٰذا بدعت نہ ہوا آخر میں مسلمان بھائیوں سے پُرزور اپیل ہے کہ اِن مشرک ساز مولویوں کے چکر میں نہ آئیں بلکہ نہایت شوق وذوق، اُلفت ومحبت سے اس درود شریف"اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ"کو خوب پڑھیں اور بیشمار رحمتوں اور برکتوں سے سرفراز ہوں۔

سوال: چیخ کر پکارتے ہو حالانکہ درود شریف چیخ کر پڑھنا مکروہ ہے۔

جواب: یہ بھی ذکر ہے اور ذکر کو جتنا بلند آواز سے پڑھا جائے اتنا قلب بیدار ہوتاہے علاوہ ازیں حضوراکرمﷺ کا بھکاری بن کر(بوجہ ان کے وسیلۂ جلیلہ ہونے کے)ہم اُنہیں فریاد سناتے ہیں اور بھکاریوں کا کام ہی چیخنا اور چلانا ہے اِس سے کریم کا دل زیادہ متوجہ ہوتاہے اور صحابہ کرام

---

[38] (المواهب اللدنية ، فصل في حكم الصلاة عليه الخ.324/3.المكتب الاسلامي.الطبعة الثانيه:1465ھ/2004م)

[39] (كتاب السنن الكبرى ، كتاب الصلاة ، جماع أبواب صفة الصلاة ، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في التشهد.147/2.الحديث:2771.دار المعرفة)

[40] (تفسير الرازى.سورةالكهف:9.88/21.دار الفكر.الطبعة الأولى:1401ھ/1981م)

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جہاں نداءِ یارسول اللہ ﷺ کا ثبوت ملتاہے وہاں اُن سے عرض کرنے کا ثبوت بہم پہنچتا ہے چنانچہ فقیر نے رسالہ ”نعرۂ رسالت“میں دلائل اس مضمون کو لکھا ہے جس نے درود شریف کو بلند آواز سے مکروہ بتایا ہے اُس کے ہاں دلائل نہیں ہیں صرف اپنی من مانی ہے وہ ہم نہیں مانتے۔اس کے متعلق مزید دلائل فقیر کی کتاب ”حاضر وناظر“میں ہے۔

سوال: اِدھر تم حضوراکرم ﷺ کو حاضر وناظر مانتے ہو اُدھر پھر چیخ چلا کر اُنہیں پکارتے ہو۔

جواب: اللہ تعالیٰ کو ہم سب ”شہ رگ“سے زیادہ قریب مانتے ہیں لیکن پھر بھی اُسے زور سے پکارنا جائز ہے۔حضوراکرم ﷺ نے فاروقِ اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ زور سے کیوں پکار رہے تھے کہا شیطانوں کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتاہوں۔ایسے ہی ہمارے لئے سمجھئے کہ ہم وہابیوں دیوبندیوں کو بھگاتے ہیں اور عاشقوں کے عشق کو بڑھاتے ہیں چنانچہ تجربہ کیجئے کہ یہ درود شریف جہاں پڑھا جائیگا وہابی دیوبندی بھاگ جائینگے اور رسالت کے پروانے نبی پاک(ﷺ)کے دیوانے قربان ہوتے رہیں گے۔

سوال: جب آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کو حاضر وناظر مانتے ہیں اور پھر زور سے چیختے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے روکا ہے،یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۔

(پارہ26، سورہ الحجرات، آیت 2)

ترجمہ: اے ایمان والو!اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اُس غیب بتانے والے (نبی)کی آواز سے اوراُن کے حضور چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

جواب: مفصل جوابات فقیر کی کتاب ”حاضر وناظر“میں دیکھئے اجمالی جواب یہ ہے کہ ''فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ'' سے ممانعت ہے یعنی آپ کی آواز مبارک پر جہر نہ کرو اگرچہ پھر محدثینِ کرام نے مطلقاً آپ کے سامنے بلند آواز سے گفتگو سے روکا ہے لیکن یہ اُس وقت ہے کہ آپ اپنے جسدِ اطہر سے جہاں رونق افروز ہوں وہاں زور سے نہ بولو یہی وجہ ہے کہ روضۂ انور گنبدِخضراء پر حاضری دینے والوں کو بلند آواز سے بات کرنے کی ممانعت ہے اور ہم نبی پاک ﷺ کے جسدِ اطہر کو ہر جگہ حاضر وناظر نہیں مانتے بلکہ آپ کے جلوہٗہائے نورانی اور تجلیاتِ روحانی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر وناظر مانتے ہیں اور پھر حضوراکرم ﷺ کے متعلق جامع الحقائق ہونے کی وجہ سے مختلف حیثیات کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے آپ کی حقیقتِ جسمانی کے لئے ''لَا تَجْهَرُوْا''کا حکم ہے آپ کی حقیقتِ روحانی کے احکام اور۔ہمارے ہاں جتنے دلائل اور پھر اعتراضات آئے اُن کے جوابات لکھ دیئے اگر کسی صاحب کو مزید معلومات یا سوالات ہوں تو لکھئے اور اذان کے بعد وقفہ کرکے صلوٰۃ وسلام پڑھنا جسے اصطلاحِ فقہ میں تثویب کہتے ہیں اس کے دلائل دیکھنے مطلوب ہوں تو فقیر کے رسالہ''التحقیق العجیب فی مشروعیة التثویب'' کا مطالعہ کیجئے۔

فصلی اللّٰہ تعالیٰ حبیبه الکریم وعلیٰ اٰله واصحابه اجمعین

هذا آخر ما رقمه

الفقیر القادری ابو الصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غفرلہٗ

دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ۔بہاولپور، پاکستان

17 صفر المظفر1395ھ مطابق 3 مارچ1975ء بروز اتوار

بعد نمازِ ظہر دارالتصنیف

